بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم جمعہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ر اپریل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آٹھ بجے رات کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ آج دن میں حضور کو پیچش کے باعث درد شکم کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ سردرد اور ضعف کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛

آج دوپہر چودھری عبدالرحمن صاحب سربراہ نمبردار نے اپنے لڑکے محمد افضل کی دعوتِ ولیمہ دی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور بعض اور بزرگ شامل ہوئے اور دعا کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پیٹ درد کی وجہ سے صرف چند لقمے تناول فرمائے ؛

مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا کا لڑکا رفیق احمد کئی روز سے لمبا دقہ تپ محرقہ بیمار ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا کریں ؛

جلد ۳۰ | ۹ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش | ۲۲ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ | ۹ ماہ اپریل ۱۹۴۲ء | نمبر ۸۰

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۲ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اصلاح کی اس کی مثال

صحابۂ کرام میں ہی مل سکتی ہے

اخبار "زمزم" نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ایک مفہوم منسوب کر کے جو یہ لکھا ہے۔ کہ "اگر قادیان میں کوئی مصلح پیدا ہو چکا ہے۔ تو وہ یقیناً ایسا ہے۔ کہ خود اس کی اصلاح کے لئے بھی کسی مصلح اور مامور کو منظر عام پر آنا چاہیئے" اس کے متعلق گزشتہ پرچہ میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جس حوالہ کے پیش نظر "زمزم" نے یہ ادعا کیا ہے۔ وہ بعض ایسے لوگوں کے متعلق ہے۔ جنہوں نے پوری پوری اصلاح نہ کی تھی۔ اور اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جن دین سے ناواقف اور خلاف اسلام حرکات کا ارتکاب کرنے والے لوگوں نے قبول کیا۔ انہوں نے اپنے اندر کوئی تبدیلی نہ پیدا کی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے انہوں نے نہ صرف اپنے عقائد میں۔ بلکہ اعمال میں بھی ایسا عظیم الشان تغیر پیدا کیا۔ جس کی مثال روئے زمین پر کہیں نہیں مل سکتی۔ اور جس کی مثال صحابہ کرام میں ہی مل سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حقیقت کو بار بار دنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں :-

"کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ نے دیکھا۔ وہ خدا تعالےٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دل آزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ نے اٹھایا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ نے حاصل کی۔ بہتیرے ان میں سے ہیں۔ کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں۔ جن کو سچی خوابیں آتی ہیں۔ اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں۔ کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالےٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ ان میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے۔ کہ جو موت کو یاد رکھتے۔ اور دلوں کے نرم اور سچی تقوےٰ پر قدم مار رہے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے۔ جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن ان کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے۔ اور آسمانی نشانوں سے ان کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ جیسا کہ صحابہ رض کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں۔ جو اٰخرین منھم کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں۔ اور ضرور تھا۔ کہ خدا تعالےٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا"

(ایام الصلح صفحہ ۷۲)

ان سطور کا ایک ایک لفظ اس عظیم الشان اصلاح کا پتہ دے رہا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن سے وابستہ ہونے والوں کے اندر ہوئی اور جس کا شائبہ بھی کہیں اور نہیں پایا جاتا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرمایا :-

"خدا کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے۔ محبت اور اخلاص کے رنگ میں ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالےٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں" (فتح اسلام صفحہ ۶)

یہ واقعات ہیں۔ اور ناقابل تردید واقعات۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کی خدمت دین کے لئے جانی اور مالی قربانیاں بے مثال نہیں۔ کیا تمام دنیا کے کروڑوں مسلمان مل کر بھی اسلام اور حفاظت اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کے برابر اپنے اموال خرچ کر رہے ہیں اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں دین کی یہ محبت اور دین کے لئے یہ قربانی اور ایثار محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصلاح کا نتیجہ ہے۔ پھر یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ وہ جماعت جو دین کے لئے بے مثال قربانیاں کر رہی ہے۔ وہ اپنے اعمال کو بھی دین کے مطابق بنانے اور دینی برکات سے مستفیض ہونے سے غافل نہیں ہو سکتی انسانی کمزوریاں اور کوتاہیاں ہوتی ہیں لیکن وہ جماعت جس کے افراد اپنی کوتاہیوں کو دور کرنے میں کوشاں ہوں۔ اور جن کی بہت بڑی اکثریت ہر پہلو سے اعلےٰ معیار پیش کرتی ہو۔ ان کے اصلاح یافتہ ہونے میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا ؛

"زمزم" نے لاہوری فریق کے اختلاف کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مصلح ہونے کے خلاف پیش کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے :- "الفضل کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس کے زبردست حریف کا مرکز اسی لاہور میں ہے۔ یہ حریف بھی اسی شخص کو مسیح موعود اور مامور مانتا ہے۔ جسے مامور قرار دینے کا الفضل کو بے انتہا شوق ہے۔ ایک ہی مامور کو ماننے والے ایک دوسرے کی پگڑی اچھال رہے ہیں"

افسوس کہ یہ لکھتے ہوئے بھی زمزم نے معقولیت سے کام نہیں لیا۔ کیا اسے یہ معلوم نہیں کہ خلافت راشدہ کے زمانہ میں ایک ہی نبی کو ماننے والوں نے ایک دوسرے کی پگڑیاں نہیں بلکہ سر اچھالے۔ اور بے دریغ خون بہائے۔ اگر اس وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ اور آپ نے صحابہ کرام کی جو اصلاح فرمائی۔ اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض کرنے کے کیا معنی۔ کہ آپ کو ماننے کا دعوےٰ کرنے والے کچھ لوگ جماعت احمدیہ کے خلاف اپنے بغض وکینہ کا اظہار کرتے رہتے ہیں حیرت اس بات پر ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف قلم اٹھاتے وقت ناقابلِ تردید حقائق اور مسلمہ واقعات کو بھی نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ "ہمارے لئے حضرت مسیح موعود کے نام سے چڑنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اگر اصلاح المسلمین کا مقصد مسیح موعود کے ذریعہ پورا ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں کو کوئی مامور ہی خداتعالےٰ کے غضب سے بچا سکتا ہے۔ تو بلاشبہ امت اسلامیہ کو ایسے مامور کی امارت بلا چون وچرا تسلیم کر لینی چاہیئے۔" اگر یہ نیک نیتی سے کہا جائے۔ اور خداتعالےٰ کے خوف اور خشیت کو پیش نظر رکھ کر کہا جائے۔ تو پھر قطعاً اس قسم کا کوئی اعتراض زبان پر نہ لانا چاہیئے۔ جس کی زد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ پر بھی پڑتی ہو۔

"زمزم" نے ایک اور مضحکہ خیز بات یہ پیش کی ہے۔ کہ "کسی چیز کو پہلے تسلیم کر لینا اور اس کے بعد دلائل گھڑنا فساد کی جڑ ہے۔ ہم تو ایسے مامور کے قائل ہیں۔ جو پہلے اصلاح کرے اور بعد میں کہے۔ کہ وہ مصلح ہے۔"

"زمزم" مانتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر زمانہ میں اور ہر قوم میں خداتعالےٰ کی طرف سے مصلح آتے رہے۔ اور اس قسم کے بہت سے مصلحین کا ذکر قرآن کریم میں بھی موجود ہے۔ مگر کیا وہ کوئی ایک بھی ایسی مثال پیش کر سکتا ہے۔ کہ کسی مصلح نے پہلے اصلاح کی۔ اور بعد میں کہا کہ میں مصلح ہوں قطعاً نہیں خداتعالےٰ کا ہر نبی مبعوث ہوتے ہی سب سے پہلے اپنے مصلح ہونے کا اعلان کرتا رہا ہے اور پھر اصلاح کی دعوت دیتا رہا ہے۔ ذرا غور فرمایئے جب حضرت شعیب نے اپنی قوم سے یہ کہا ان ارید الا الاصلاح ما استطعت کہ میں تمہاری اصلاح کرنا چاہتا ہوں۔ جس قدر کہ میں کرسکوں۔ تو پہلے انہوں نے مصلح ہونے کا دعوےٰ کیا۔ یا اصلاح کرنے کے بعد اپنے آپ کو مصلح کہا حقیقت یہ ہے کہ ہر مامور اور مرسل پہلے اپنے آپ کو خداتعالےٰ کی طرف سے آنے والا مصلح کہتا ہے۔ اور پھر اصلاح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور یہ اتنی واضح بات ہے۔ کہ معمولی عقل وسمجھ کا انسان بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ مگر افسوس کہ "زمزم" اس سے عاری ہے۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ نہ صرف دینی بلکہ دماغی اصلاح کا بھی محتاج ہے۔

احمدی نوجوانوں سے

پھر بپا عرصۂ آفاق میں طوفاں کردیں
پھر گئے گزرے مسلماں کو مسلماں کردیں

غیرتِ دینِ محمدؐ پہ اگر وقت پڑے
دل تو کیا جان بھی اس آن پہ قرباں کردیں

اس طرح چھائیں کہ دشمن کے اڑیں ہوش وحواس
اس کی ہنگاموں بھری بزم کو ویراں کردیں

جو ہیں گفتار کے غازی پہ عمل کے بے راہ
ان کے کردار کے ہر ڈھونگ کو عریاں کردیں

دین کے تشنہ کو کچھ ایسی پلائیں نوریں
اس پہ اس راہ کی سب مشکلیں آساں کردیں

احمدیت کی شعاعوں کا لگا کر غازہ
چہرہ اسلام کے مشتاق کا تاباں کردیں

گو ہر اک سانس جوانی کا گراں قیمت ہے
آؤ لیکن اسے اس راہ میں ارزاں کردیں

اس طرح عہدِ مبارک کی سنائیں رُوداد
سب کو محمودؐ کے دیدار کا خواہاں کردیں

اس طرح نفس کچل ڈالیں کہ بس رام رہے
دل کو ہر خدمتِ ناچیز کے شایاں کردیں

آؤ پیدا کریں وہ قلب میں روحانیت
کفر پر ایک نظر ڈالیں تو ایماں کردیں

اتنے تیار رہیں خدمتِ دیں کو ثاقب
جب ملے حکم تو خدمات کی افشاں کردیں

(ثاقب زیروی ضلع فیروزپور)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے

اور

درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے۔ کہ کون اپنے دعوےٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا۔ وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ اور بدبختی اس کو جہنم تک پہونچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے۔ اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی۔ اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی۔ اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتح یاب ہوں گے۔ اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں۔ کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں۔ اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔" (الوصیت)

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا نئے عہدہ پر تقرر

نئی دہلی ۱۶ اپریل۔ سرکاری طور پر یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہز ایکسی لینسی گورنر جنرل نے باجازت ملک معظم سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی کو جو کہ پہلے وائسرائے کی کونسل کے ممبر تھے۔ اور آجکل ہندوستان کی فیڈرل کورٹ کے جج ہیں ملک چین میں ایجنٹ جنرل برائے ہندوستان مقرر کیا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ آپ بہت جلد چین کو روانہ ہونے والے ہیں۔

یہ بھی اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مسٹر شین شیہ ہوا حکومت چین کی طرف سے حکومت ہندوستان میں نمائندہ مقرر ہوئے ہیں۔ اور انہیں کمشنر کا عہدہ دیا گیا ہے۔

سکندرآباد میں سیرت النبی کا جلسہ

(تار بنام الفضل)

سکندرآباد ۱۶ اپریل۔ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ گزشتہ اتوار کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ زیر اہتمام جماعت احمدیہ سکندرآباد "احمدیہ جوبلی ہال" میں منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر سابق جج ہائی کورٹ نے ادا کئے۔ اور دیگر معزز مقررین کے علاوہ پنڈت نرنجن داس اپلیا صاحب وکیل ہائی کورٹ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح حیات پر تقریر فرمائی۔

اسی طرح مستورات کا جلسہ زیر صدارت بیگم ہمایوں مرزا صاحب بیرسٹر ایٹ لاء اور بیگم صوفی منعقد ہوا۔ جس میں کئی معزز بیگمات نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لیکچر دیئے۔ اور لڑکیوں نے نظمیں پڑھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطلِ اسلام کی حیثیت میں

(۱)

ایک فارسی الاصل خاندان کی ہند میں آمد

خدا تعالےٰ کی بے انتہا قدرتوں اور اس کی عجیب در عجیب حکمتوں کو دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ انسانی عقل و فکر کی بلند پروازی خدائی علم تک کہاں پہونچ سکتی ہے۔ ۱۵۳۰ء میں یا اس کے قریب شاہنشاہ بابر کے عہد میں ایران سے ایک فارسی الاصل خاندان سرزمین ہند میں وارد ہوتا ہے۔ اس خاندان کے بزرگ مرزا ہادی بیگ رحٓ امیر تیمور کے چچا حاجی برلاس کی نسل سے ہیں۔ مرزا ہادی بیگ رحٓ آخرکار دریائے بیاس کے قریب لاہور سے قریباً ستر میل شمال مشرق ویران جنگل میں قیام کرنے کا عزم کرتے ہیں :۔

قادیان کس طرح آباد ہوا

اس چھوٹی سی آبادی۔ وطن سے دور خدائے رزاق پر توکل کرنے والے مہاجرین کے اس کیمپ کا نام اسلام آباد رکھتے ہیں۔ اس وقت کون جانتا تھا۔ کہ مشیت ایزدی ہادی بیگ کی نسل سے دنیا و جہان کا ہادی پیدا کرنے والی ہے۔ اور "اسلام آباد" نام کے یہ معمولی جھونپڑے کسی دن اکنافِ عالم میں اسلام کی اشاعت کا واحد مرکز بننے والے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ مرزا ہادی بیگ ایک خدا رسیدہ انسان تھے۔ انہوں نے چار سو سال پیشتر آج کی قادیان کے مقام پر ڈیرہ ڈالتے ہوئے اپنی بے خانمانی پر نگاہ کرتے ہوئے خدا سے دُعا کی۔ کہ اے خدا! اس مقام کو اسلام کے آباد ہونے کا ذریعہ بنا۔ غریب الدیار شکستہ دِل مردِ مومن کی یہ دُعا سُنی گئی اور مرزا ہادی بیگ کا گھرانہ خدا کی نظر میں مقبول ہوگیا۔ مقدر یُوں تھا۔ کہ آخری زمانہ میں اسلام کا سپہ سالار مسلمانوں کی بگڑی کو بنانے والا فارسی الاصل ہو[1]۔ اور یہ بھی مقدر تھا۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام کی بعثت سرزمین ہند میں ہوئی تھی[2] اس لئے آدم ثانی یا آخری موعود بھی اسی خطہ سے مبعوث ہو۔ چنانچہ قدرت خداوندی ماوراء النہر سے ایک فارسی الاصل مغل خاندان کو کشاں کشاں ہندوستان لے آئی۔ تا آئندہ آنے والا موعود اپنے فارسی الاصل ہونے کے علاوہ یہ بھی کہہ سکے۔ ؎

پھر دوبارہ ہے اُتارا تُو نے آدم کو یہاں
تا وہ نخلِ راستی اس ملک میں لاوے ثمار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ولادت

مرزا ہادی بیگ کے خاندان کو ہندوستان میں سکونت پذیر ہوئے تیسری صدی تھی کہ اس ملک میں اسلامی سلطنت پر زوال آگیا۔ اور مسلمانوں کی ظاہری جاہ و حشمت جاتی رہی۔ ان پر مصیبت کی کالی گھٹا چھاگئی سکھوں نے پنجاب میں طوفانِ بے تمیزی برپا کردیا۔ انہوں نے مسلمانوں کی حکومت چھیننے کے بعد ان کے مذہب پر بھی دستِ تعدّی دراز کیا۔ مساجد مسمار کی گئیں۔ قرآن مجید نذرِ آتش کئے گئے۔ علماء کو قتل کیا گیا۔ اسلامی عبادت بجالانے والوں کو تہ تیغ کیا گیا۔ ان آفات و مصائب میں سے مرزا ہادی بیگ مرحوم کی نسل کو بھی حصّہ وافر ملا۔ اسلام اور مسلمانوں کی یہ مظلومیت ایک بڑے فضلِ ربّانی کا پیش خیمہ تھی۔ ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیرِ آں گنجِ کرم بنہادہ اند

چنانچہ جمعہ کے مقدس دن، فجر کی مبارک ساعات میں ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ ہجری۔ مطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو اسلام آباد قادیان میں مرزا ہادی بیگ صاحب کی نسل سے ایک خوش نصیب فرزند پیدا ہُوا۔ والدین نے اس کا نام "غلام احمد" تجویز کیا۔ اسلام اور مسلمانوں کو غلام احمد کی ہی ضرورت تھی۔ اسلام کس مپرسی کے عالم میں تھا۔ حالاتِ بطلِ اسلام کے متقاضی تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے خادم اور حقیقی غلام کی مسلمانوں کو ضرورت تھی۔ سو اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ انّا نحن نزّلنا الذکر وانّا لہ لحافظون کے مطابق غلام احمد علیہ السّلام کو پیدا کیا۔ اس مبارک مولود کی ولادت کے ساتھ ہی خاندانی حالات نے پلٹا کھایا۔ زحمت و نقمت کے ایّام ختم ہوگئے :۔

اسلام اور مسلمانوں کی حالتِ زار

عالم اسلامی پر انیسویں صدی مسیحی کا وسط یاس و ناامیدی کا زمانہ تھا۔ تنزل و انحطاط کے آثار ہر جگہ نمایاں تھے۔ اسلامی سلطنتوں میں ضعف آگیا۔ بلکہ کئی مٹ گئیں۔ تشتت و تفرقہ نے قوم کو پراگندہ کردیا۔ عملی زبون حالی نے نحوست کو ان پر سوار کردیا۔ اعدائے اسلام عیسائی مشنریوں نے مسلمانوں کو اپنا شکار سمجھ کر ہر جگہ حملہ کردیا۔ شکوک و وساوس کے ذریعہ اسلام کی نئی پود کو بددل کردیا گیا۔ ہندوستان میں آریہ سماج کا فتنہ آندھی کی طرح اٹھا۔ اس کی یورش بھی اسلام پر ہی تھی۔ الحاد و دہریت کے جراثیم کالجوں کے ذریعہ فرزندانِ اسلام کی رگوں میں داخل ہو رہے تھے۔ اسلام کے مستقبل کو تاریک سمجھا جانے لگا۔ دردمند مسلمانوں نے جان بلب قوم کا آخری مرثیہ پڑھ دیا۔ مولانا حالی کا مرثیۂ اسلام اور ڈاکٹر اقبال کا شکوہ اسی صدائے بازگشت کا اعلان تھا۔ پادری عماد الدین نے کہا تھا۔ کہ اگر ہم مسلمانوں کو عیسائی نہ بنا سکے۔ تو انہیں مسلمان بھی نہ رہنے دیں گے۔ آریہ سماج کا تو دعوےٰ ہی یہ تھا۔ کہ ہم مکّہ میں اوم کا جھنڈا گاڑ دیں گے ہندوستان میں مسلمانوں کے دل اپنے مستقبل کے متعلق خزاں زدہ پتّا کی طرح لرزتے تھے۔ اسلام پر کئے گئے اعتراضات کے باعث تعلیم یافتہ مسلمان اسلامی مسائل کو تبدیل کر رہے تھے جس سے نیچریت کی بُنیاد پڑی مسلمانوں کی مُردنی کے باعث دِل ناامیدی سے پر ہوگئے ہندوستان کا "اہلحدیث" کہنے لگا :۔

"آہ! ہم کیا ہیں؟ ہم وُہ ہیں۔ کہ ہمارے قوےٰ سلب ہوچکے۔ بہادری عنقا ہوچکی۔ اعضاء کمزور ہوچکے۔ حقانی تڑپ ہمارے دِلوں سے معدوم ہوچکی۔ بلکہ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں۔ کہ تمام اعضاء مرچکے فقط ایک دہن اور اس میں زبان باقی ہے"! (اہلحدیث ۱۴ مارچ ۱۹۳۰ء صفحہ ۳)

مصر کا عالم پکار اُٹھا۔ کہ: "سوف یغلبنا المبشرون بالنصرانیۃ علیٰ ابناءنا وفقراءنا وجھلاءنا" (جریدہ الفتح القاہرہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ۔) یعنی عنقریب عیسائی پادری عیسائیت کو ہمارے بیٹوں غریبوں اور کم علموں پر غالب کردیں گے :۔

بعثتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

غرض دُشمنانِ اسلام نے سمجھا۔ کہ اب اسلام کو مٹانے کی گھڑی آپہونچی ہے۔ اور پُورے زور سے اس خدائی گھر کے مسمار کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہُوئے۔ ادھر اللہ تعالےٰ کا وعدہ تھا۔ کہ جب لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ابتر قرار دیں گے۔ میں آپ کو ایک عظیم الشان بطلِ اسلام عطا کروں گا۔ فرمایا انا اعطینٰک الکوثر فصلّ لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر (سورۃ الکوثر) یعنی اے نبی ہم تجھے الکوثر دیں گے۔ تو خدا کی نماز پڑھ۔ اور قربانی کر۔ تیرا دُشمن ہی ابتر رہے گا :۔

الکوثر کے معنے الخیر الکثیر المعطاء والسیّد۔ (القاموس المحیط) آئے ہیں یعنی بہت خیر و برکت والا سردار۔ سو اس نے اپنے وعدہ کے موافق ایسے مایوسی کے وقت میں اسلام کو کامل پہلوان۔ اور جری اللہ فی حلل الانبیاء عطا فرمایا۔ یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدمتِ اسلام کے لئے مسیح موعود بنا کر مبعوث فرمایا۔

خاکسار ابوالعطاء۔ جالندھری

پاپائے روم کا اعلانِ جہاد

پوپ کے ریڈیو سے جرمن زبان میں کیتھلک فرقہ کے پادریوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ عیسائیت اور انجیل کے مقابلہ میں کوئی نیا مذہب اور نئی کتاب پیش کرنے والوں کے خلاف جہاد شروع کیا جائے۔ اور اس راہ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کیا جائے اس ہدایت میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ خدا اس کے فرستادہ اور اس کی کتاب پر حملے کرنے والوں کے خلاف بے باکی سے آواز بلند کی جائے۔ کیونکہ وُہ خدا اور اس کے بندوں کے درمیان کفر اور الحاد کی خلیج بنا رہے ہیں۔ پادریوں کا فرض ہے کہ وُہ مسیح اور اس کے حواریوں کے اس قول کی تبلیغ کریں۔ کہ ہم انسانوں کے بجائے خدا و ندِ خدا کے احکام مانتے ہیں اور مانیں گے

---

[1] بخاری کتاب التفسیر سورہ الجمعہ۔ [2] درمنثور جلد اول

غیر احمدی امام کے پیچھے مولوی محمد علی صاحب کا نماز پڑھنا

قبل ازیں لکھا جا چکا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب پریذیڈنٹ انجمن غیر مبایعین نے حیدر آباد دکن پہونچ کر غیر احمدی امام کے پیچھے نماز ادا کی۔ لیکن جن حالات میں انہوں نے دوسرے کی اقتداء کی۔ وہ ایسے نہیں جن کی بناء پر یہ کہا جا سکے۔ کہ مولوی صاحب نے اب پہلے طریق کو چھوڑ کر غیر احمدیوں کی اقتدا میں نماز ادا کرنا شروع کر دی ہے۔ کیونکہ قارئین "الفضل" یہ معلوم کر چکے ہیں۔ کہ جب مولوی صاحب خود بخود نماز پڑھانے کے لئے مصلیٰ پر کھڑے ہو گئے۔ تو ایک غیر احمدی بیرسٹر صاحب کے کہنے پر پیچھے ہٹے۔ اور ایک غیر احمدی نے نماز پڑھائی۔ اور مولوی صاحب نے معہ اپنے ساتھیوں کے اس کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

ممکن ہے مولوی صاحب نے حالات کی نزاکت کے پیش نظر کراہیت سے غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھی ہو۔ اور پھر ناپسندیدگی سے ہی انہی بیرسٹر صاحب کے دریافت کرنے پر یہ اقرار بھی علی الاعلان کیا ہو۔ کہ میں اس نماز کی تجدید نہیں کروں گا لیکن دوسری طرف یہ بھی ممکن ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نماز کے متعلق بھی اپنے پہلے خیالات میں اسی طرح تغیر کر چکے ہوں جس طرح انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت اور خلافت کی ضرورت کے بارہ میں کیا۔

گو مولوی محمد علی صاحب کی عادت ہے، کہ وہ اپنے خیالات اگر تبدیل کر لیں۔ اور اس حد تک تبدیل کر لیں کہ ہر شخص ادنےٰ غور سے حقیقت معلوم کر لے۔ تو بھی وہ قبول نہیں کرتے۔ کہ انہوں نے اپنے سابقہ عقائد میں کوئی تبدیلی کی ہے۔ تاہم مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہی سے دریافت کیا جائے۔ کہ اب غیر احمدیوں کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کے متعلق آپ کا کیا فتوےٰ ہے۔ اگر آپ پہلے مذہب پر قائم ہیں تو صاف اقرار کریں۔ کہ حیدر آباد دکن میں آپ نے بحالات مجبوری غیر احمدی امام کے پیچھے نماز ادا کی۔ ایسا اقرار کرنے پر ہم سمجھ لیں گے۔ کہ آپ نے جس پوزیشن میں اب اپنے آپ کو ڈال رکھا ہے۔ اس کی وجہ سے آپ ایسا کرنے پر مجبور تھے لیکن اگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح ارشاد کی مخالفت میں اپنے خیالات تبدیل کر لئے ہیں۔ تو اس کے متعلق بھی آپ کو خود ہی اعلان کر دینا چاہیئے۔ تا جماعت احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشف کی صداقت پر ایمان تازہ ہو۔ جس میں حضور علیہ السلام نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "آپ بھی صالح تھے۔ نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ"

جناب مولوی محمد علی صاحب اگر اب بھی غیر احمدیوں کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کے متعلق اپنا عقیدہ غیر مبہم الفاظ میں ظاہر نہیں کریں گے۔ تو ہم یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوں گے۔ کہ وہ دراصل وہی بات صحیح سمجھتے ہیں۔ جس پر پہلے قائم تھے۔ ہاں جس طرح غیر احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے مسئلہ نبوت وغیرہ کے متعلق لیت و لعل کر کے وقت گذار رہے ہیں۔ اسی طرح "مصلحت وقت" کے ماتحت غیر احمدیوں کی اقتداء میں نماز بھی شروع کر دی ہے۔

خاکسار۔ محمد یار عارف

جماعت احمدیہ موضع مدرسہ کی ابتدا اور ترقی

احمدیت کے ذریعہ اصلاح پانے کی ایک مثال

یہ موضع قوم چھٹہ کے زمینداران کی ملکیت ہے۔ اور اس علاقہ میں اس قوم کے ۴۸ گاؤں ہیں۔ جن میں سے ایک مدرسہ بھی ہے۔ جو کہ اکال گڑھ ریلوے سٹیشن سے ۵ میل جانب غرب ہے۔ یہ قوم سکھوں کی عملداری سے پہلے اس علاقہ میں برسر اقتدار تھی۔ اس گاؤں میں سب سے پہلے ایک شخص اللہ داد قوم اولکھ نے احمدیت قبول کی۔ اور اسی کی تبلیغ سے باقی تمام گاؤں رفتہ رفتہ احمدی ہو گیا چوہدری اللہ داد صاحب کا واقعہ اس طرح ہے۔ کہ یہ شخص ابتداء عمر میں بڑا زبردست اور جابر آدمی تھا۔ اور چوری بھی کرتا رہا۔ بعد میں جب احمدی ہو کر اپنے گناہوں سے تائب ہوا۔ تو جہاں تک اس کی مالی استطاعت تھی۔ لوگوں کے پاس جا جا کر حسب توفیق کچھ نقدی پیش کر کے ان سے کہتا۔ کہ میرے پاس صرف اسی قدر مال ہے جو میں ادا کر سکتا ہوں یہ لے لیا جائے۔ اور باقی معاف کر دیا جائے۔ جب اس کے پاس مال نہ رہا تو پھر یوں ہی معذوری پیش کر کے معافی مانگتا رہا۔

یہ شخص بابا اللہ داد پہلے موضع کوٹ ہرا میں جو کہ مدرسہ سے ایک میل جانب غرب ہے رہا کرتا تھا۔ وہاں پر ایک شخص مسمی ابراہیم گاؤں کے سکول میں مدرس تھے۔ اصل گاؤں ان کا موضع لنگے ضلع گجرات تھا۔ جب وہ احمدی ہوئے تو لوگوں نے ان کو تکلیف دینا شروع کی۔ یہاں تک کہ وہ اس گاؤں کو چھوڑ کر واپس اپنے گاؤں لنگے جانے پر مجبور ہو گئے اور سکول بھی غیر آباد ہو گیا۔ ان کے ساتھ اس قسم کی بدسلوکی کے برتاؤ دیکھ کر بابا اللہ داد نے اس کی وجہ دریافت کی۔ لوگوں نے بیان کیا کہ ایک شخص مرزا غلام احمد قادیان میں امام مہدی ہونے کا دعویدار ہے۔ اور یہ شخص اس کا مرید ہے۔ یہ سنکر بابا اللہ داد تیار ہو گیا کہ میں ضرور جا کر اس آدمی کو دیکھوں گا۔ اور اگر وہ سچا ہوا تو مان لوں گا۔ چنانچہ وہ چل پڑا۔ اور قادیان آ پہونچا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے واپس گیا۔

اور جاتے ہی دیوانہ وار ہر ایک کو تبلیغ کرنی شروع کر دی۔ اسکی تبلیغ کے والہانہ واقعات عجیب عجیب ہیں۔ موضع کوٹ ہرا میں بابا اللہ داد نے نہ ور شور سے تبلیغ شروع کی۔ جس جگہ مجمع دیکھتا تبلیغ کرنے لگتا۔ لوگ مشتعل ہو کر زدوکوب کرتے۔ لیکن وہ حوصلہ نہ ہارتا۔ آخر لوگوں نے اسے کوٹ ہرا سے نکال دیا۔ اور وہ موضع مدرسہ میں آ گیا۔ اپنی ملکیتی زمین بھی چھوڑ آیا۔ یہاں آ کر بھی اس نے وہی طریق اختیار کیا۔ یہاں کے لوگ زیادہ تر شیعہ تھے۔ جو بہت ستاتے۔ لیکن جسمانی تکلیف نہ دے سکتے تھے۔ وہ خود بھی قوی ہیکل اور نڈر تھا۔ ایک صاحب چوہدری محمد حیات نے بیان کیا۔ کہ میں جب شیعہ تھا۔ تو مجھے وہ ہر وقت تبلیغ کرتا رہتا۔ ایک دن میں نے کہا تم ہمیں گھر میں فارغ دیکھ کر تبلیغ کرنے لگ جاتے ہو۔ بات تو تب ہے کہ باہر ہمارے کام پر آ کر تبلیغ کرو۔ ایک دن وہ اپنا کام چھوڑ کر دو میل کے فاصلہ پر جہاں میرے دھان کے کھیت تھے۔ اور میں ہل چلا رہا تھا جا پہونچا۔ جاتے ہی مجھ سے ہل لے لیا اور چلانے لگ گیا۔ اور ساتھ ساتھ تبلیغ بھی کرتا رہا۔ ابتدا میں انہوں نے تبلیغ کی غرض سے شیعوں کے ساتھ مناظرہ طے کیا۔ حالانکہ اکیلے آدمی تھے۔ قادیان خط لکھ کر بھیج دیا کہ فلاں تاریخ کو مناظرہ پر کوئی مولوی صاحب مرکز سے بھیج دیئے جائیں۔ مقررہ تاریخ پر شیعوں کے مولوی لکھنؤ سے آ گئے۔ مگر قادیان سے کوئی مولوی صاحب نہ آئے۔ لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا زمانہ تھا۔ کچھ دیر بعد حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب تشریف لے آئے۔ نہایت کامیاب مناظرہ ہوا۔ باہر سے آنے والے احمدی مہمانوں کا کھانا بابا اللہ داد صاحب نے تیار کیا۔ لیکن جب کھانے کا وقت آیا۔ تو لوگوں نے برتن توڑ دیئے۔ اور سونے کے لئے نہ چارپائی میسر آئی نہ مکان۔ نہایت تنگی سے بابا صاحب کا مکان۔ جس میں اپنی گائیں باندھا کرتے تھے۔ نیچے پیال ڈال کر بستر کر لئے گئے۔ ایک دفعہ تبلیغ کرتے ہوئے ان کو گاؤں کے نمبردار **

** چودہری خیر محمد نے لوہے کا چمٹہ مار کر سر میں زخم کر دیا۔ لیکن وہ خدا کا بندہ نہ ہمت ہارتا۔ نہ کسی پر ناراض ہوتا۔ متواتر ہمت سے کام کرتا رہا۔ ساری ساری رات دعائیں کرتا۔ آخر اسے خواب میں ایک کلّا لکڑی کا دیا گیا۔ اس نے لوگوں کو وہ بات سنائی۔ لوگوں نے تمسخر شروع کر دیا۔ لیکن بابا صاحب نے اس کا یہ مطلب

لوگوں کو بتایا کہ اللہ تعالےٰ یہاں جماعت قائم کریگا۔ اس کلّا سے مراد جماعت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہاں بھاری تعداد میں لوگ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اور روز بروز ترقی ہوتی جا رہی ہے۔ صاحب موصوف موصی اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ اور جماعت کے

حفظانِ صحت کے اصُول پر مرضِ سِل کا علاج

کافی غذا۔ کافی کپڑے۔ اور مریض جب ورزش کرنے کے قابل ہو جائے تو تدریجی طور پر بڑھا کر خوب ورزش کرائی جائے۔ یہ وہ اصول ہیں۔ جن پر آجکل مرض سل کے علاج کا دارومدار ہے۔ جب مریض کو بخار ہو تو اس کو مکمل آرام کی حالت میں رکھا جائے یعنی چلنے پھرنے تک کی اجازت نہ دی جائے۔ اور مریض کھلی ہوا میں رہے۔

عضوی یا فعلی آرام یعنی مکمل سکون سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ (۱) آرام کی حالت میں چونکہ عضلات کو حرکت نہیں کرنی پڑتی۔ اس لئے جسم کے اندر ماؤف مقام سے زہریلے اجزاء کا انجذاب کم ہو جاتا ہے۔ اور جیسے جیسے یہ انجذاب کم ہوتا ہے۔ بخار کم ہوتا جاتا ہے۔ یہانتک کہ بالکل غائب ہو جاتا ہے۔ (۲) مریض کو جلد صحت یاب ہونے میں مدد دیتا ہے (۳) آرام کرنے سے انسجہ کی تخریب یا شکست وریخت میں کمی ہو جاتی ہے۔ اور فضلات بھی کم بنتے ہیں۔ اور اس طرح جسم کی طاقت زائل نہیں ہوتی بلکہ ذخیرہ ہوتی جاتی ہے۔ اور جسم مرض سے خلاف جدوجہد کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ جس قدر زیادہ آرام جسم کو دیا جائے بہتر ہے۔ تاکہ سل کے جراثیم کا عمل بھی کم ہو جائے اگر ایسا کیا جائے۔ تو ایک ایسا وقت آجائیگا کہ سل کے جراثیم کم سے کم ہو جائیں گے۔ اور ان کے مرکز کے چاروں طرف لیفی ساخت حلقہ بنا دے گی۔ اس کے بعد اس کے اندر کلسی اجزا ارجع ہو کر ایک دیوار بنا دیں گے۔ جس سے یہ جراثیم اس مقام پر محصور ہو کر جسم کے لئے غیر مضرت رساں ہو جائیں گے۔ اس لیفی غلاف کے بننے سے پہلے تدریجی ورزش ہرگز نہ کرائی جائے۔ یعنی جب تک مریض کی حرارت جسمانی طبعی درجہ سے کم نہ ہو جائے۔ اس وقت تک ورزش ہرگز نہ کرائیں۔ اور جب ایسی صورت پیدا ہو جائے۔ تو ورزش کی ابتدا کی جائے کھلی ہوا۔ سورج کی روشنی فوق البنفشی شعاؤں کا غسل اس حالت کے لئے بہترین اور مفید چیز ہے۔ تدریجی ورزش اس قدر کی جائے کہ تکان بالکل نہ پیدا ہو۔ صحت والا شخص تھکنے کے بعد ورزش بند کرتا ہے۔ مگر سل کے مریض کو اس لئے بند کر دینا چاہیئے۔ کہ وہ تھکان سے محفوظ رہے۔

تدریجی ورزش نہایت مفید نتائج پیدا کرتی ہے۔ آہستہ آہستہ چلنا چاہیئے۔ یا مریض کے جسم کو اس سے پہلے دبانا چاہیئے۔ گویا کہ یہ طریقہ ایسا ہے۔ جس کے ذریعہ ہم مقام مرض سے ذاتی تلقیح ویکسینی حاصل کر کے جسم کو مناعت کا عادی بنا دیتے ہیں۔ مگر ورزش اس طرح کی جائے کہ تکان بالکل نہ ہو۔ اور نہ حرارت جسمانی بڑھے۔ نبض میں سرعت بھی نہ پیدا ہو۔ نہ دردسر یا کھانسی زیادہ ہو۔ اور نہ بلغم نکلے۔ سادہ ورزش۔ مثلاً سانس کا لینا۔ صرف اسی پر عمل درآمد اس حالت میں کیا جائے جبکہ جسمانی حرارت بالکل نہ بڑھے۔ یا مریض کی حالت صحت کی جانب تیزی کے ساتھ جا رہی ہو۔ کیونکہ پھیپھڑوں کی ورزش سے بلاواسطہ مقام مرض پر اثر پڑتا ہے۔ اور اس سے ذاتی تلقیح ویکسینی کی خوراک میں اضافہ ہوتا ہے۔ شروع میں ورزش کے واسطے مریض کو کھلی ہوا میں رکھا جائے۔ اور سانس کی ورزش کے واسطے بھی کھلی ہوا میں مریض کو پشت پر لٹا دیا جائے۔ اور گہرا سانس آہستہ آہستہ لینے کی ہدایت کی جائے۔ امریکہ کے ایک طبی جریدہ نے لکھا ہے۔ کہ ذیل کے طریقہ پر چلنے پھرنے سے بغیر کسی دوا کے دق سے شفا حاصل ہو گئی۔

(۱) صبح سویرے چلنے پھرنے سے پہلے مریض کو چاہیئے کہ مندرجہ ذیل کپڑے پہنے سردی کے موسم میں۔ اُون کی ایک بنڈی یا بنیان گرم فلالین کی قمیص پاجامہ اور کوٹ۔ تاکہ اس کا جسم سردی کے اثر سے محفوظ رہے دوپہر کے وقت کپڑے ذرا ہلکے ہوں۔ رات کو گرم بنیاین۔ پاجامہ گرم۔ اور اوڑھنے کے لئے کمل یا لحاف۔ مریض روزانہ اپنے جسم کو برہنہ کر کے سورج کی روشنی سے مفید اثرات کو حاصل کرے۔ سردی میں دھوپ میں جسم کو کھلا رکھے۔ گرمی میں بھی مناسب کپڑے پہنے جائیں مگر سردی سے ہر حال میں بچایا جائے۔

حفظانِ صحت کی وہ تدابیر جو سل کے مریضوں کے علاج کے واسطے اختیار کی جائیں۔ یہ ہیں مریض کے رہنے کی جگہ دھول۔ گرد و غبار سے پاک صاف ہو۔ اور یہ مقام ایسا ہو۔ کہ جہاں سے کھلی ہوا میں باہر نکل کر یا اس کو نکال کر گھنٹوں باہر رکھا جا سکے۔ اور کسی موسم میں اس کام میں دقت نہ پیش آئے۔ اگر مریض زیادہ بیمار ہو۔ تو مع بستر کے اس کو باہر نکالنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ جہاں پر وہ بستر میں لیٹا لیٹا یا منہ کھولے ہوئے کھلی ہوا میں لیٹا رہے۔ رات کے وقت کمرہ میں کھلی ہوئی ہوا کافی آسکے۔ مگر دو دروازوں کے درمیان جو کہ آمنے سامنے ہوں اس کی چارپائی نہ رہے تاکہ براہ راست اس کو ہوا کے جھونکے نہ لگیں کمرے کے اندر نہ تو قالین ہوں اور نہ پردے اکثر اس کمرہ کو صاف کیا جائے۔ اور کسی جراثیم کُش محلول کے ذریعہ سے دھویا جائے۔ ان مریضوں کا سارا بلغم کاغذ کے بنے ہوئے پیکدان میں لیا جائے۔ تاکہ روزانہ اس کو جلا دیا جائے۔ حقہ نوشی بالکل بند کر دی جائے۔

مریض کو ناک کے راستہ سانس لینے کی ہدایت کی جائے۔ اور ناک کو مخاطی رطوبت سے صاف رکھا جائے۔ اگر نزلہ ہو تو اس کا مناسب علاج کیا جائے۔ سردی میں کپڑے۔ اُونی ہوں۔ گرمی میں بھی باریک بنیائن اونی ہونا چاہیئے۔ مگر کپڑے اس قدر وزنی نہ ہوں کہ پسینہ نکلے۔ روزانہ نیم گرم پانی سے جس میں کسی قدر اسپرٹ ملی ہو جسم کو اسفنج کے ذریعہ دھویا جائے۔ تاکہ جسم کے مسامات خوب کھلتے رہیں۔

مریض کو چاہیئے کہ وہ نہ تو بہت بات چیت کرے۔ اور نہ کسی قسم کی بحث مباحثہ میں حصہ لے۔ رنگین روشنی کے متعلق تجربات کئے جا چکے ہیں۔ اور اب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ (اوول لائٹ) جن کے رنگ کی قندیلوں میں سے نکلنے والی روشنی اس مرض کے لئے اچھی ہے۔ اور شفا حاصل کرنے میں امداد دینے والی ہے۔

کھلی ہوا اور سورج کی روشنی سل کے جراثیم کی سب سے بڑی دشمن ہیں۔ پہاڑی عمدہ اور صحت بخش ہوا۔ تازی ٹھنڈی سمندر کی نسیم۔ اور ریگستان کی خشک ہوا (بشرطیکہ سکون کی حالت میں ہو) مٹی کے ذرات سے بالکل پاک ہوتی ہے اور ان کے اندر کی آکسیجن اوزون میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جو کہ اسی گیس کی زیادہ مؤثر شکل ہے۔ میرے خیال میں مصنوعی طور پر بنائی ہوئی اوزون اس قدر مفید نہیں اس لئے اشتہاری باتوں پر کوئی شخص نہ کرے تو بہتر ہے۔ میرے خیال میں شہر سے دور جنگل میں رہنا۔ یا ایسے پہاڑ پر رکھنا جس کے نزدیک چیڑ کے درخت زیادہ فائدہ بخش ہے۔ کیونکہ ان مقامات پر یہ گیس قدرت کی فیاضی سے بہت زیادہ مقدار میں مریض کو دستیاب ہوتی ہے۔ اور جس قدر زیادہ کھلی ہوا مریض کو ایسے مقامات پر ملتی ہے۔ اسی قدر زیادہ اس کے جسم میں طاقت اور فرحت پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی قدر زیادہ جراثیم کے خلاف لڑنے کے لئے جسم آمادہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا سل والے مریض کو کسی مکان میں رکھ کر اس کا علاج کرنا مذکورہ بالا اصول کے خلاف ہی نہیں۔ بلکہ مشکل مرحلہ بھی ہے۔ انہی مشکلات کو مدنظر رکھ کر ہمدرد حضرات نے جا بجا ایسے شفاخانے کھولے ہیں۔ جن کو سینا ٹوریم کہتے ہیں۔

ہمارے ملک میں کافی روپیہ نہیں۔ یا ہمدردی کی وہ روح نہیں جس کی مہمیز قوموں کو آگے لے جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ روز بروز ہمارے بھائی زیادہ تعداد میں اس مرض کا شکار ہوتے جاتے ہیں۔ ہم لوگ اس بارے میں سارا الزام اپنی شومئی قسمت کو دیتے ہیں۔ اور اسی خواب وخیال میں غفلت کے خراٹے بھرتے ہیں۔ کبھی چونکے تو آہ وزاری کرتے ہیں۔ سوچتے ہیں سمجھتے ہیں۔ لیکن اپنی زندگی اسی رفتار پر بسر کرتے ہیں اور بھول جاتے ہیں۔ کاش کہ ہم کمر ہمت باندھ لیں۔ اور آپس کی خانہ جنگیاں ختم کر کے اپنی قوم کو اس تباہی کے سیلاب سے بچانے کے لئے دوش بدوش کھڑے ہو جائیں۔ اور ان تدابیر پر عمل شروع کر دیں۔ جن کے ذریعہ ہم اس موذی مرض سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

خاکسار حکیم مولا بخش ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس قادیان

بریلی میں تبلیغی وفد کی شاندار مساعی

ایک خاندان داخل سلسلہ احمدیت ہوا

تبلیغی وفد بریلی سے روانہ ہو کر ... بریلی پہنچا۔ اسٹیشن پر بعض احمدی احباب ...ن کیلئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ بریلی ... معلوم ہوا۔ کہ عرصہ تین ماہ کا ہوا۔ کہ مقامی جماعت سے غیر احمدیوں کی مناظرہ کے بارے میں گفت و شنید ہوئی تھی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری نمائندہ تھے۔ اور یہ بات طے پائی تھی کہ فریقین ایک دوسرے کیلئے ایک ایک یا دو دو یا اس سے زائد مضامین مقرر کریں۔ اور پھر تحریری طور پر اپنے اپنے بیانات قلمبند کریں۔ اور تنقید دلائل کیلئے پرچوں کا تبادلہ کر لیا جاوے بعد ازاں پبلک میں سنا دیا جائے لیکن باوجود اس تصفیہ کے فریق ثانی اس بات پر آمادہ نہ ہوا۔ ہماری آمد سے تھوڑا عرصہ پیشتر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بریلی کی طرف سے ایک اشتہار جس میں اخبار "الفضل" کا مضمون ...جنگ کے سلسلہ میں تھا شائع کیا گیا۔ اس اشتہار کے شائع ہونے کے بعد غیر احمدیوں نے مولوی لال حسین اختر کو بریلی بلایا۔ اور اس نے ہمارے خلاف لیکچر دیا۔ یہ لیکچر ہمارے آنے سے ایک دن پہلے ہوا تھا۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کو دوبارہ غیر احمدیوں کی طرف سے مناظرہ پر آمادگی کی اطلاع ملی۔ جس پر انہوں نے یہ طے کر لیا کہ شہر کے بعض معززین کو مدعو کر کے تحریری مناظرہ ہو جائے۔ ہم نے بعض ہندو معززین سے ملاقات کی۔ انہوں نے ہمارے لیکچروں کا انتظام کرنے کیلئے ہندی اور اردو میں اشتہار لکھے اور موتی پارک میں جو مسجد احمدیہ کے قریب ہے جلسہ کا انتظام کیا۔ اس بات کو طے کر کے جب ہم قیام گاہ پر واپس آئے تو معلوم ہوا۔ کہ اسی دن مولوی لال حسین اختر کی پھر تقریر ہے۔ یہ اطلاع پا کر سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ ان ہندو معززین کے پاس گئے اور ان سے کہا۔ کہ ہم تصادم نہیں کرنا چاہتے۔ یہ امن عامہ کو برباد کرنے والی بات ہوگی۔ فی الحال جلسہ ملتوی کر دیا جائے۔ اس بات سے ان معززین نے اتفاق کیا۔ اور کہا۔ کہ احراری کچھ اچھے لوگ نہیں ہیں یہ ہر جگہ فساد برپا کرتے ہیں۔ دوسرے دن سکرٹری صاحب تبلیغ نے پولیس کو لال حسین کی دلآزار تقریروں کی طرف توجہ دلائی اور پولیس کے افسروں نے اس سلسلہ میں اپنے فرائض نہایت عمدگی سے سرانجام دیئے اور لال حسین کو اشتعال انگیزی سے روکنے کیلئے مناسب کارروائی کی جماعت احمدیہ بریلی اس سلسلہ میں ان افسران کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ تقریر میں وہی فرسودہ اعتراضات تھے۔ جنکے جواب جماعت احمدیہ کی طرف سے متعدد دفعہ شائع کئے جا چکے ہیں۔ اعتراضات نوٹ کرنے کیلئے خاکسار اور گیانی صاحب گئے اور راتوں رات ان کے اعتراضات کے جوابات مولوی عبد المالک خانصاحب نے لکھ کر طبع پریس کو بھجوا دئے۔ اور انکو شائع کر دیا گیا۔ لال حسین نے اپنی تقریر میں چیلنج مناظرہ دیا تھا۔ اسے فوراً قبول کر لیا گیا۔ اور تحریری طور پر اس کی اطلاع پریذیڈنٹ کی طرف سے بھجوا دی گئی جس کے جواب میں یہ اطلاع موصول ہوئی۔ کہ مولوی صاحب واپس جا رہے ہیں۔ اور شرائط مناظرہ راستہ میں لکھ کر روانہ کریں گے اور طے ہونے پر پھر آجائیں گے اس جواب کی غیر معقولیت خود وہاں کے لوگوں نے محسوس کی۔ مقامی جماعت کی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا گیا جس میں پبلک کو مولوی لال حسین اختر کے اعتراضات کے جوابات سننے کی دعوت دی۔ اور گیارہ تاریخ کو احمدیہ مہمانخانہ بریلی کے صحن میں حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صدارت میں جو اسی روز پیلی بھیت سے بلائے گئے تھے ہوا پہلی تقریر مولوی فضل دین صاحب نے وفات مسیح کے مضمون پر کی جس میں آپ نے عقلاً اور نقلاً متعدد دلائل سے ثابت کیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ دوسری تقریر گیانی عباد اللہ صاحب نے ختم نبوۃ کی حقیقت پر کی جو بہت مقبول ہوئی۔ اس کے بعد مولوی عبد المالک خانصاحب فاضل نے مولوی لال حسین اختر کے اعتراضوں کے جواب میں مبسوط تقریر کی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جن تحریروں کو لال حسین نے کتر بیونت کر کے الزام عائد کئے تھے وہ اصل کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پڑھ کر سنائیں اور دکھائیں۔ جس کا یہ اثر ہوا۔ کہ جو لوگ جلسہ سننے آئے تھے ان میں سے اکثر نے جلسہ کے خاتمہ پر اعتراف کیا کہ یہ لال حسین نے خطرناک جرم کیا ہے۔ مولوی صاحب کی تقریر کا بہت اعلیٰ اثر لوگوں پر پڑا بعض غیر احمدی معززین مولوی صاحب سے گلے ملے اور کتابیں پڑھنے کو مانگیں۔ صدر نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور مناسب نصائح فرمائیں۔ افسران پولیس بھی موجود تھے ان کا بھی جماعت نے شکریہ ادا کیا۔

جماعت کے دوستوں نے بتایا کہ ازیں قبل جماعت احمدیہ کے جلسے میں کبھی اسقدر پبلک نہیں آئی تھی۔ یہ محض خدا کا فضل تھا۔ ہماری روانگی سے قبل ایک خاندان نے بیعت کی۔ دوسرے دن صبح کو بابو محمد عمر صاحب نے اپنے مکان پر ہم کو مدعو کیا۔ اور بعض غیر مسلم اصحاب بھی تشریف لائے۔ جو قریباً تین گھنٹہ تک گفتگو کرتے رہے بہ مسائل زیر بحث آتما اور پرماتما کا تعلق قدامت روح وغیرہ تھے۔ خاکسار ان کے سوالات کے جوابات دیتا رہا۔ اور جب وہ سوالات دریافت کر چکے تو سلسلہ کے متعلق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کرشن کے متعلق خاکسار نے تفصیل سے سمجھایا اور اس سلسلہ میں سنسکرت و ہندی کی کتب کے مختلف حوالجات پڑھ کر سنائے اور سلسلہ کی خصوصیات ان پر واضح کیں۔ جسکا بہت گہرا اثر ہوا۔ اور انہوں نے کمال محبت سے جماعت احمدیہ کا لٹریچر پڑھنے کیلئے طلب کیا۔ ہندی کے بعض ٹریکٹ اور انگریزی تراجم جو بعض کتب کے ہوئے ہیں۔ وہ بابو صاحب نے دینے کا وعدہ کیا۔ اس مجلس میں بعض غیر احمدی احباب بھی بیٹھے تھے جو کامل اطمینان سے میری باتوں کو سنتے رہے اور ان غیر مسلم معززین کے چلے جانے کے بعد انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ غیر مسلموں میں اسلام اگر کوئی جماعت پھیلا سکتی ہے تو جماعت احمدیہ ہی ہے۔ اور اپنے علماء کی کمزوری کا اظہار بھی کیا۔ اس کے بعد جب بھی ان کو موقعہ ملا وہ لوگ ہماری باتیں سننے کیلئے آتے رہے۔ اسجگہ میں اس بات کا اظہار کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو جو اس وفد میں شریک تھے محسوس ہوا ہے۔ کہ ہندوؤں کے لئے ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب ہندی زبان میں نہیں۔ جو ہم انکے مطالعہ کیلئے دے سکیں۔ جسقدر توجہ ہندوؤں کی ہم نے پائی ہے اور جو سنجیدگی ہم کو ان میں نظر آئی ہے وہ دوسری اقوام میں کم ہے! اسلئے جماعت کے دوستوں کی خدمت میں جو ہماری اس رپورٹ کو پڑھیں گے نظارت کے مشورہ سے یہ گذارش کرنا ضروری ہے۔ کہ پیغام صلح کا ہندی ترجمہ خاکسار نے کر لیا ہے۔ اگر جماعت کے دوست اس کی اشاعت کیلئے امداد کریں۔ تو بہت جلد شائع ہو کر ہندو بھائیوں کی خدمت میں پیش کی جا سکتی ہے۔

اسی دن رات کو قریشی حبیب احمد صاحب سکرٹری تبلیغ کے مکان پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں تمام احمدی مرد و عورت بچے شریک ہوئے اور بعض غیر احمدی احباب بھی تشریف لائے۔ یہ جلسہ مولوی فضل دین صاحب مبلغ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ پہلی تقریر مولوی عبد المالک خانصاحب نے "جماعت احمدیہ ہی آخرین منہم کی مصداق ہے" کے موضوع پر کی جس میں جماعت احمدیہ کے مرد و عورتوں کے فرائض بھی بیان کئے۔ اور خوبصورت الفاظ میں جماعت کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کا پیش کردہ پروگرام اختصار سے پیش کرتے ہوئے جماعت کو اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ بعد ازاں گیانی صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سکھ کتب سے پیش کرتے ہوئے ان پیشگوئیوں کو جو سکھوں کی کتب میں پائی جاتی ہیں بیان کیا۔ اور ثابت کیا کہ ان کے مصداق سیدنا حضرت امام الزمان مسیح دوران مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہیں۔ جماعت کے مرد و عورتوں نے اس تقریر کو بھی بہت دلچسپی سے سنا اور بعض غیر احمدی لوگوں پر اس کا بہت عمدہ اثر ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے سورہ والعصر کی تفسیر بیان کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کی حقانیت پر روشنی ڈالی اور جماعت کے دوستوں کو تبلیغی سرگرمیوں کو بڑھانے کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ نیز جماعت کی عورتوں کو بتایا کہ وہ اسلام کی ترقی کیلئے اپنے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہاتھ کسطرح بٹا کر خوشنودی خدا حاصل کر سکتی ہیں یہ جلسہ بھی خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ اور جماعت میں عملی روح تازہ ہو گئی۔ ۱۲ مارچ کو شام کے وقت جناب ڈپٹی ڈاکٹر اقبال علی صاحب نے تمام جماعت احمدیہ بریلی کو اپنی کوٹھی پر مدعو کیا۔ اور دعوت طعام و شام کے ناشتہ کا پُر تکلف اہتمام کیا۔ نیز شہر کے بعض مسلم حکام کو بھی مدعو کیا۔ کھانے سے قبل مولوی عبد المالک خانصاحب نے حاضرین کی منشاء کے مطابق فلسفۂ عذاب اور موجودہ جنگ کی پیشگوئیوں پر تقریر کی جس میں بتایا کہ عذاب کیوں اور کب آتے ہیں۔ اور آیت کریمہ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا اور دیگر آیات سے یہ ثابت کیا کہ ان عذابوں سے قبل خدا کے رسول کا آنا ضروری تھا۔ ازاں بعد آپ نے قرآن کریم سے موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیوں کو پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں کو پیش کر کے ظاہر کیا۔ کہ آپ کا دعویٰ سچا ہے۔ ازاں بعد آپ نے موجودہ جنگ کا نقشہ پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے ہندو قوم میں تبلیغ اسلام کیونکر کامیاب طریقے سے کی جا سکتی ہے کے موضوع پر تقریر کی جس میں بتایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعوے ساری دنیا کی طرف مبعوث ہونیکا ہے اور سب قومیں آپ پر ایمان لانے کیلئے مکلف کی گئیں۔ خاکسار کے بعد گیانی عباد اللہ صاحب نے اس موضوع پر تقریر کی۔ کہ سکھ قوم میں اسلام پیش کرنیکا بہترین طریقہ کیا ہو سکتا ہے۔ گیانی صاحب نے اس تقریر میں حضرت بابا نانک صاحب کی

تعلیم سے مسئلہ توحید باری تعالےٰ اور رسالت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید کے تمام شلوک پڑھکر سنائے اور اُنکا ترجمہ بھی عام فہم زبان میں کیا گیانی صاحب جب شلوک پڑھتے تھے ۔ تو حاضرین بہت توجہ اور حیرانگی سے سنتے تھے ۔ تمام حاضرین جن میں شہر کے بڑے بڑے حکام بھی شامل تھے ایک خاص اثر لے کر گئے ۔

۱۳ مارچ کو پھر جناب ڈپٹی صاحب نے اپنے مکان پر اسی طرح دعوت طعام و ناشتہ کا انتظام کیا ۔ اور اس دن بھی بہت سے دوستوں کو مدعو کیا ۔ اور ان کی خواہش پر ہماری تقریریں ہوئیں ۔ پہلی تقریر خاکسار نے کی جس میں کنبھ کے میلے کی روئیداد سنائی ۔ اور بتایا گیا ۔ کہ کسطرح ہم دو مبلغین نے لاکھوں کی تعداد میں جمع شدہ ہندو صاحبان میں فریضۂ تبلیغ ادا کیا ۔ ہماری تبلیغی کوششوں کو حاضرین نے بہت توجہ سے سُنا ۔ میرے بعد مولوی عبد المالک صاحب نے تقریر کی جس میں بتایا ۔ کہ ہم یورپین اقوام کے سامنے اسلام کیونکر پیش کر سکتے ہیں ۔ آپ نے اسلام کے بعض اصول کا فلسفہ نہایت عمدگی سے بیان کیا ۔ مولوی صاحب کے بعد گیانی صاحب نے تقریر کی ۔ اور آپ نے حاضرین کی خواہش پر سکھ کتب سے صداقت اسلام کو پیش کیا ۔ حضرت باوا نانک صاحب کے کلام سے صداقت قرآن شریف وغیرہ مسائل پر روشنی ڈالی ۔ آپ کی تقریر کے خاتمہ پر ایک معزز مسلمان نے یہ سوال کیا کہ اگر فی الواقعہ حضرت باوا نانک صاحب کی یہی تعلیم ہے تو پھر موجودہ سکھ مسلمانوں سے دُور کیوں ہو رہے ہیں ۔ گیانی صاحب نے اس سوال کے کئی جواب دیئے ۔

۱۴ مارچ کو ایک ہندو دوست جو بریلی کے ایک کالج میں سنسکرت کے پروفیسر ہیں ہم سے ملنے کیلئے آئے اور اُن سے خاکسار کی کافی دیر تک روح کی پیدائش اور ازلیت پر گفتگو ہوتی رہی ۔ یہ گفتگو تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی ۔ اس کے بعد وہ پروفیسر صاحب دو بجے دوپہر کو پھر تشریف لائے اور کافی دیر تک گفتگو کرتے رہے ۔ ہماری گفتگو کا اُن پر اسقدر اثر ہوُا ۔ کہ انہوں نے دوران گفتگو میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام ہمارے پیغمبر حضرت محمد صاحب کہکر لینا شروع کیا ۔ بریلی میں ہم جتنے دن ٹھہرے دن رات گفتگو کا سلسلہ جاری رہا ۔ (باقی)

الفضل کا خطبہ نمبر ڈیڑھ روپے میں !

اب تھوڑی تعداد باقی رہ گئی ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مخیر بزرگ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ "الفضل" کے خطبہ نمبر کے ایک سو پرچوں کی قیمت میں سے ایک روپیہ فی پرچہ کے حساب سے کل رقم اپنی گرہ سے ادا فرمائیں گے ۔ بشرطیکہ اسقدر مستحق اصحاب بقیہ ڈیڑھ روپیہ خود ادا کریں پس ہم اس اعلان کے ذریعہ غریب اور مستحق احمدی اصحاب کو توجہ دلاتے ہیں ۔ کہ وہ اس زرین موقعہ سے فائدہ اٹھائیں ۔ اور ڈیڑھ روپیہ پیشگی ارسال کر کے "الفضل" کا خطبہ نمبر ایک سال کے لئے اپنے نام جاری کرا لیں ۔ یہ رعایت صرف نئے اور مستحق خریداروں کو دی جائے گی ۔ رقم اور درخواستیں بنام منیجر الفضل قادیان دارالامان ارسال کی جائیں ۔

چار روپے کی کتابیں صرف ایک روپیہ میں

ڈاکٹر شفیع احمد صاحب مرحوم نے بڑی محنت سے بعض بزرگوں کے دست فیض سے فیض یاب ہو کر قرآن شریف کے ترجمہ کے اور بخاری شریف کے پارے اور تبلیغ کی بہت سی کتابیں شائع کی ہیں ۔ قول سدید میں مکمل تبلیغ ہے ۔ مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا ۔ اسلئے چار روپے کی بجائے صرف ایک روپیہ میں یہ تینوں کتابیں دی جا رہی ہیں ۔ تاکہ ہر شخص کے ہاتھ میں یہ کتابیں پہنچیں ۔ مرحوم کی روح بھی خوش ہو ۔ خدا تعالےٰ انکے درجات بلند کرے ۔ انکے جذبہ خلوص کا جو احمدیت کے ساتھ انہیں تھا ۔ اس بات سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جان کنی کے وقت بھی تلقین کی کہ "اللہ کو نہ بھول جانا ۔ قادیان کو نہ چھوڑنا ۔ امیر المومنین ایدہ اللہ کو دعاؤں میں یاد رکھنا" تھوڑی کتابیں رہ گئی ہیں ۔

پتہ :۔ چاندنی چوک دہلی کٹڑہ اللہ دیا بر مکان حسنات احمد

نارتھ ویسٹرن ریلوے

انڈین ریلویز ایکٹ IX آف سنہ ۱۸۹۰ء کی دفعہ ۵۵ کے مطابق اطلاع دی جاتی ہے ۔ کہ مندرجہ ذیل کوئلے کے چالان جن کے تمام واجبات ریلوے کو ادا نہیں کئے گئے ۔ بذریعہ نیلام عام فروخت کئے جائیں گے ۔ یہ نیلام ذیل میں لکھے ہوئے سٹیشنوں کے سامنے دی ہوئی تاریخوں کو دس بجے قبل دوپہر شروع ہوُا کریگا ۔ خریدنے کا ارادہ رکھنے والے لوگ کسی وقت بولی دینے سے قبل کوئلہ کی مقدار اور کوالٹی کے متعلق اپنے اطمینان کی خاطر دیکھ سکتے ہیں ۔ اس غرض کیلئے انہیں متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے ملاقات کرنی چاہیئے ۔

بکنگ کی تفصیلات

نمبر	سٹیشن سے	تک	انوائس نمبر	ریلوے رسید	تاریخ	ویگن نمبر	مقدار اور کوالٹی	ارسال کنندہ	جن کے نام بھیجے گئے	سٹیشن جس پر نیلام ہوگا	نیلام کی تاریخ
۱	ٹاٹا نگر	نئی دہلی	۵۲۵	۲۳۹۳۲	۱۷ ۹/۴۱	۴۳۱۸۰	۱۸ ٹن - ۹ ہنڈرڈ ویٹ کوک	ٹی - آئی - ایس	نارورن انڈیا اینڈ کول لمیٹڈ	نئی دہلی	۳۰/۴/۴۲
۲	پتھر دیہہ	باداسی باغ	۶۴	۰۴۸۱۲۸	۱۶ ۱۲/۴۱	۳۴۵۲۷	۲۳ ٹن - ۱۴ ہنڈرڈ ویٹ سٹیم کول	کے ۔ بی ۔ سیال اینڈ کو	پنجاب لکشمی کول کمپنی معرفت میسرز چوپڑہ الیکٹرک ورکس نسبت روڈ لاہور	باداسی باغ	۳۰/۴/۴۲
۳	کنڈا	سما لکھا	۱	۰۹۰۹۸۶	۲۳ ۵/۴۱	۴۶۰۴۷	۲۰ ٹن ۱۸ ہنڈرڈ ویٹ چورا کول	نارتھ ڈاموڈا کولیری کمپنی	رام پرشاد ۔ تارا چند	سما لکھا	۲۷/۴/۴۲

چیف کمرشل منیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی۔ ۷راپریل۔ ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج علی الصبح یہ ظاہر ہوا کہ دشمن کے بحری جہاز جن میں طیارہ بردار جہاز بھی شامل ہیں۔ خلیج بنگال میں سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ بحری جہازوں اور ہوائی جہازوں نے تجارتی جہازوں کے خلاف متعدد حملے کئے۔ صبح کیوقت اور دوپہر کے بعد دشمن کے تھوڑے سے ہوائی جہازوں نے ویزیگاپٹم کی بندرگاہ پر بمباری کی جس سے بندرگاہ کے علاقہ کو تھوڑا سا نقصان پہنچا۔ کوکاناڈا پر بھی بمباری ہوئی۔ جانی نقصان معمولی سا تھا۔

سڈنی۔ ۶راپریل۔ جاپانیوں نے سلیمان کے جزیروں میں مزید فوجیں اتاری ہیں۔ جاپانیوں نے جزیرہ بوگین ویلا میں چار مقامات پر مورچے سنبھال لئے ہیں۔ جنہیں جزیرہ کیلے ڈونیا اور فجی پر حملہ کرنے کے لئے بطور اڈے استعمال کریں گے۔

ماسکو۔ ۷راپریل۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمن فوجوں کو سمولنسک کے مورچہ سے مغرب کی طرف پیچھے دھکیل دیا گیا ہے۔ روسیوں نے دریا کو عبور کر کے جرمنوں کی نئی لائنوں کو بھی توڑ دیا ہے۔ ماسکو کے قریب روسی فوجوں نے ایک شہر کے گرد گھیرا ڈال لیا ہے۔

نئی دہلی ۶راپریل۔ برما کے محاذ سے ۲ر اپریل ۲ امریکن ہوابازوں کے ہاتھوں مولمین میں جاپانیوں کے ہوائی اڈے کی تباہی کی تفصیل موصول ہوئی ہے۔ اس اڈے میں جاپانیوں کے جنگی اور بمبار ہوائی جہاز ایک قطار میں کھڑے تھے۔ ان میں سے ۱۵ یقینی طور پر تباہ ہوئے۔ اور دس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ بھی تباہ ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان ۲ امریکن جہازوں کو دیکھ بھال کیلئے روانہ کیا گیا تھا۔ اور انہیں ہدایت کی گئی تھی کہ اس دوران میں اگر ممکن ہو تو دشمن کی فوجی قوت کو تباہ کریں۔ یہ دونوں ہواباز دیکھ بھال کی رپورٹ بھی لائے۔ اور جاپانیوں کے اڈے کو تباہ بھی کر آئے۔

سڈنی۔ ۶راپریل۔ جاوا کے لفٹیننٹ گورنر ڈاکٹر فان مک نے آج اس بات کا انکشاف کیا کہ جاوا کے جنگلوں میں ۲ بہت بڑی ڈچ فوجیں ابھی تک برسر پیکار ہیں۔ ان کے پاس سامان جنگ اور اشیاء خورد و نوش کی فراوانی ہے۔

واشنگٹن۔ ۶راپریل۔ فلپائن میں جاپانیوں کا دباؤ جاری ہے۔ کل دشمن نے ہمارے میمنہ پر سخت حملہ کیا۔ مگر اسے ناکام بنا دیا گیا۔ اور جاپانیوں کو زبردست جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ منیلا کے ساحل پر بھی ایک ناکام حملہ کیا گیا۔

لنڈن۔ ۶راپریل۔ اعلان کیا گیا ہے کہ کل رات تین سو سے زیادہ برطانوی بمبار طیاروں نے رائن لینڈ اور مقبوضہ فرانس پر بمباری کی۔

نئی دہلی۔ ۶راپریل۔ امریکن ایئر فورس (انڈین ہیڈ کوارٹرز) کا ایک اعلان مظہر ہے کہ امریکن ہوائی جہازوں نے پیرکو، نگون کی بندرگاہ پر حملہ کیا۔ تین مقامات پر آگ لگ گئی۔ دشمن ہوائی جہازوں نے امریکن ہوائی جہازوں کا تعاقب کیا۔ مگر تمام امریکن ہوائی جہاز واپس آ گئے۔

وشی۔ ۶راپریل۔ دشی نیوز ایجنسی کو استنبول سے اطلاع ملی ہے کہ ترکی میں مقیم جاپانی سفیر بذریعہ ہوائی جہاز صوفیا جا رہا ہے۔ جہاں برلن سے جرمنی کا جاپانی سفیر بھی آ رہا ہے۔

لاہور۔ ۶راپریل۔ پنجاب گورنمنٹ نے جو تحقیقاتی کمیٹی بنائی تھی۔ وہ گجرات سپیشل جیل میں نظر بندوں کے کیس پر غور کر رہی ہے۔ کمیٹی نے ایک بند سوال جاری کیا ہے جسکا ۱۱۶ نظر بندوں میں سے ۹۰ کمیونسٹوں اور ۱۴ سوشلسٹوں نے جواب دیا ہے۔ باقی ۱۳ سوشلسٹ نظر بندوں کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ اس تحقیقات کے نتیجہ کے طور پر کئی نظر بند رہا ہونیوالے ہیں۔

نئی دہلی۔ ۶راپریل۔ آج دوپہر پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سر سٹیفورڈ کرپس کی طرف سے پیش کیگئی برطانوی تجاویز میں سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ ان سے ہندوستان کے اتحاد کو نقصان پہنچتا ہے۔ ہم نے اپنے ملک کے اتحاد کیلئے لڑتے رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہم ہندوستان کے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہونے دینگے۔

لنڈن۔ ۶راپریل۔ آج برما کی چینی فوجوں کی سرگرمیوں کے متعلق جو سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ جاپانیوں نے ٹانگو کی سڑک کے ساتھ ساتھ مارچی کے مقام پر صرف ایک پلٹن سے حملہ کیا جس کا مقابلہ کیا گیا۔ اور دشمن کو ناکامی ہوئی۔ چینی فوجوں نے ٹیلوڈے کی لڑائی میں ۳۷۰۰ جاپانی ہلاک کر دیئے ہیں۔ اور ان کو اسلحہ کا بھی بھاری نقصان پہنچایا ہے۔ ٹانگو اور مارچی کے محاذ پر خاموشی ہے۔

لنڈن۔ ۶راپریل۔ سویڈش ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ برطانوی ہوائی جہازوں نے شمالی ناروے پر بمباری کی۔ یہ اعلان بھی کیا گیا ہے کہ رائل ایئر فورس کے ہوائی جہازوں نے کولون پر بھی بمباری کی۔

مالٹا۔ ۶راپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پچھلے ۲۴ گھنٹوں میں ۶ جرمن ہوائی جہاز مالٹا پر زور کے حملے کر رہے ہیں زیادہ تر نشانہ بندرگاہ کو بنایا جاتا ہے۔

لنڈن۔ ۶راپریل۔ ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہفتہ کی رات کو جرمن ہوائی جہازوں نے لینن گریڈ پر ہوائی حملہ کیا صرف چند ہوائی جہاز شہر تک پہنچ سکے۔ ۱۳ جہاز گرائے۔ برلن سے ہائی کمانڈ کے ایک افسر نے کل رات ایک اعلان کیا کہ جرمن بمبار ہوائی جہازوں نے مالنسک میں بندرگاہ پر ہوائی حملہ کیا۔

لنڈن۔ ۵راپریل گوتھن برگ سے دس ناروی جہاز جرمن ناکہ بندی توڑ کر بھاگ آئے۔ ان میں سے کچھ اب برطانیہ کی بندرگاہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی۔